© rasailojaraid.com

جائے ۔ اُن سے یہ توقع کرنا کہ وہ خدمت اسلام کا کوئی ادنیٰ سا کام بھی بجا لائیں گے حماقت ہوگی اور اسلامی قوانین کے نفاذ کا ان سے صرف مطالبہ پر اکتفاء مزید حماقت، جس حکومت کی تمام تر مشینری دینی قوتوں کی کردار کشی، علماء اہل علم اور دینی مدارس کے نظام تعلیم و تربیت اور اسلامی نظام حکومت کو غیر منطقی قرار دینے کی مہم چلا رہی ہو اس کا اسلام بطور دین اعتقاد ہی مشکوک ہوتا ہے چہ جائیکہ نفاذِ اسلام و شریعت کی توقعات اس سے وابستہ کی جائیں گذشتہ ماہ سے ملّا اور اسلام، ملّا اور سیاست، ملّا اور حکومت کے عنوان سے ارباب حکومت و ارباب سیاست جو گندی اور اوچھی زبان استعمال کر رہے ہیں دینی حلقوں کو اس کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے اور اسلام سے برگشتہ عناصر پہ واضح کر دینا چاہیے کہ وہ اس سرزمین پاک کو فکری انارکسٹوں کی پناہ گاہ نہیں بننے دیں گے ان کا مقابلہ ہر سطح پر کیا جائے گا اور صرف انہیں فکری میدان ہی میں نہیں عملی طور پر شکست فاش سے دوچار کرنے کی ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے گی اور مکمل اتحاد و یگانگت کے ساتھ بھرپور جدوجہد کی جائے گی۔

مناسب ہوگا کہ ہم یہاں ماہنامہ "الحق" کی اٹھائیسویں جلد اور سالِ نو کے آغاز میں دینی حلقوں کی خدمت میں بھی چند معروضات پیش کر دیں دینی شخصیات کسی بھی مکتب فکر سے منسلک ہوں دین سے اپنے تعلق کے ناطے ہمارے لیے واجب الاحترام ہیں وہ جس انداز میں جو بھی کام خالصتاً لوجہ اللہ سرانجام دیں وہ ہم سب کا مشترک سرمایہ ہے شرط ہے تو بس خالصۃً لوجہ اللہ ہونے کی، جو بظاہر معمولی ہونے کے باوجود بڑی کڑی شرط ہے —— اس پہ پورا اترنے کے لیے بہت سی چیزوں کی قربانی دینا ہوتی ہے —— اس بحث کو اور وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہوئے ہم دینی حلقوں سے بصد ادب و احترام یہ گذارش کریں گے کہ وہ خود احتسابی کے عمل کی افادیت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اپنے اس طرزِ عمل کا جائزہ لیں جو انہوں نے گذشتہ دو ڈھائی دہائیوں میں اس ملک میں اپنائے رکھا ہے۔ بلاشبہ انہوں نے اس عرصے میں بہت سے معرکے بھی سر کیے، انہوں نے تحریکیں بھی اٹھائیں اور کامیابی ان کا مقدر ٹھہری، ان کی قیادت میں ہی قادیانیوں کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد مطہر سے قانونی طور پر الگ کر دیا گیا۔ تحریکِ نظامِ مصطفیٰ کی بے مثال تحریک میں ان کے فعال کردار نے تاریکیوں کو سمٹنے پر مجبور کر دیا اور اب وسطِ اکتوبر میں ملک میں نفاذ شریعت کی تحریک کے بظاہر ایک جزئی (مگر بہت اہم ضروری اور بنیادی) مسئلے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اجراء پر حکومت نے جو گھٹنے ٹیک دیئے یہ بھی تو دینی قوتوں ہی کے اتحاد کا ایک نقد ثمرہ ہے مگر یہ امر دینی قوتوں کے لیے لمحہ فکریہ کیوں نہیں بنتا کہ مکمل نفاذِ شریعت کے لیے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں جب اس ملک کی تاریخ میں انہیں نسبتاً ضیاء الحق مرحوم کے دور، بے نظیر کے دورِ حکومت (جب شریعت بل سینٹ سے متفقہ طور پر منظور ہوا اور اسمبلی بھی چار و ناچار اسے منظور کرنے والی تھی) اور اب کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دورِ حکومت (جو اسلام ہی کی اساس اور بلند بانگ دعووں پر قائم ہوئی ہے) بہت زیادہ سازگار ماحول میسر کر رہا ہے بے نظیر اور بے دین قوتوں کے اتحاد اور حکومت کے خلاف مستحکم اور مضبوط محاذ آرائی دینی قوتوں کو ایسے مواقع فراہم کر رہی ہے جن کی بدولت وہ حکومت کا حصہ یا پرزہ بنے بغیر بڑے طمطراق اور جرأت کے ساتھ اس ملک کو اسلامی قالب میں ڈھالنے کی جدوجہد کو زیادہ نتیجہ خیز بنا سکتے ہیں کاوشیں زیادہ بار ہو سکتی ہیں اور اسلام دشمن طاقتوں کو بے دست و پا بنایا جا سکتا ہے۔

اس سازگار ماحول میں کیا وہ اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرنے کے لیے تیار ہیں؟ اگر شناختی کارڈ کے مسئلہ پر ایک قوت بن کر پوری عالمی طاقتوں اور بین الاقوامی دباؤ اور سازشوں کے باوصف اتحاد کے بل بوتے پر اپنا مطالبہ منوایا جا سکتا ہے تو پھر نفاذِ شریعت کے مقدس مشن کی تکمیل کے لیے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے سے کون سی چیز مانع بن رہی ہے؟ -

یہ امر بہر طور خوش آئند ہے کہ دینی حلقوں کا ایک سنجیدہ، معتدل اور صاحبِ درد طبقہ ان پر آشوب حالات میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے غافل نہیں برائیوں کی اصل جڑ اور اسلامی تعلیمات سے بغاوت کی حقیقی بنیاد کے خلاف ان کی جدوجہد جاری ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ "تیز ترک گام زن" کے مصداق جدوجہد کو تیز تر کیا جائے اس کا دائرہ کار وسیع تر کیا جائے پھر یقیناً "منزلِ ما دور نیست" والا معاملہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

عبدالقیوم حقانی

مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان کا
علمی و اصلاحی ترجمان
ماہنامہ الصیانہ لاہور
بفضلہ تعالیٰ ماہ ربیع الاول سے پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اس کے علمی، دینی، تاریخی اور اصلاحی مضامین عوام و خواص میں پسندیدہ ہیں، معارف و سنت کا بہترین شارح موجودہ تاریک حالات میں مسلمانوں کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لیے ایمان و اسلام کا ایک منارۂ نور غیر معمولی مشکلات کے باوجود بحمد اللہ اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے
تمام مسلمانوں سے عموماً اور مجلس صیانۃ المسلمین کے تمام ممبران سے خصوصاً درخواست ہے کہ "الصیانہ" کی خریداری و اشاعت میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
زر سالانہ مبلغ ۵۰/ روپے فی پرچہ ۵/ روپے
مکاتبت کا پتہ
وکیل احمد شیروانی
ناظم نشر و اشاعت مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
مدیر ماہنامہ "الصیانہ" دفتر مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان
جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور فون ۲۸۱۵۰۲

© rasailojaraid.com